روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۴ ہفتہ ۴-رجب ۱۴۱۴ھ ۱۸-فتح ۱۳۷۲ ہش ۱۸-دسمبر ۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

امسال ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۹۳ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست دی گئی تھی۔

چونکہ تاحال حکومت کی طرف سے اجازت دینے یا نہ دینے کی بابت کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور اب مزید انتظار ممکن نہیں۔ اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی دعا رد نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدق نیت سے مانگو۔ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی بننا نہیں چاہتا' تو یہ یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عُجب اور پندار مراد نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۲)

خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا طریق

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مجھے یاد ہے "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کہتے ہیں تو ایک ہی دفعہ کی تسبیح میں ہمیں خدا تعالیٰ کا اس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے کہ دوسرا انسان ہزاروں ہزار دفعہ ویسی تسبیح کر کے بھی اس سے اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ میں اس مجلس میں نہیں تھا کسی ہمارے ہم عمر نے یہ بات سن لی۔ وہ مجھے ملے تو انہوں نے تعجب سے کہا۔ پتہ نہیں اس میں کیا راز ہے۔ "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" نے معلوم نہیں کس تسبیح کا ذکر کیا ہے۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا۔ تو یہ بات میرے ذہن میں آگئی کہ ایک تسبیح دل سے نکلتی ہے اور ایک تسبیح زبان سے نکلتی ہے۔ جب تسبیح دل سے نکلتی ہے تو یکدم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے۔ اور جو تسبیح زبان سے نکلتی ہے وہ خواہ کوئی انسان ہزاروں ہزار دفعہ دہرائے وہ وہیں کا وہیں بیٹھا رہتا ہے۔ میں نے اسے کہا۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ جو تسبیح دل سے نکلتی ہے اس کا اثر فوراً ظاہر ہو جاتا ہے اور جو صرف زبان سے نکلتی ہے اس کا کوئی اثر پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہنس پڑے اور کہا (۔) آپ نے بھی کس طرح ایک اہم بات کو چٹکیوں میں اڑا دیا۔

غرض جو چیز سہل الحصول ہو اسے لوگ چھوڑ دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی جنتر منتر مل جائے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے ملنے کے لئے کسی جنتر منتر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان فطرتی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ہر انسان میں پائی جاتی ہیں جس طرح لوگ اپنے ماں باپ اور بیٹے بیٹی اور بھائی بہنوں سے تعلق پیدا کر لیتے ہیں جس طرح لوگ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ وہی طریق خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ تم اپنے ارد گرد دیکھ لو کہ لوگ ایک دوسرے کے کس طرح دوست بنتے ہیں دنیا میں وہ کون سا انسان ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔ جس کا کوئی ساتھی نہیں۔ جس کا کوئی بے تکلف نہیں۔ وہ کیسے بے تکلف بن گئے۔ جس طرح وہ بے تکلف بن جاتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔

(از خطبہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء)

عہدیداران کا فرض

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کوئی شخص ایسا ہے جس نے اپنے حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ ۵۳ء کے موقع پر بھی بتا دیا تھا۔ کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدن کا چوتھائی۔ نصف یا تین چوتھائی یا اللہ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے دے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۲۳ جنوری ۵۴ء)

درخواست دعا

○ مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشیا جن کا چند ماہ قبل پتھری اور پراسٹیٹ گلینڈ کا اپریشن ہوا تھا' چند روز سے بعض عوارض سے بیمار ہیں اور لاہور میں ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم فضل عمر ملک صاحب دارالنصر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم ملک زیاد عمر کو بتاریخ ۹۳-۱۲-۴ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "حمزہ ملک" رکھا گیا ہے۔

○ مکرم بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۲۔ ستمبر ۹۳ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "سونیا احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ جو مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی کی نواسی اور مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب باب الابواب ربوہ کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک و صالح بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب کریم آئرن سٹور مورخہ ۹۳-۱۲-۲ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ مورخہ ۹۳-۱۲-۳ کو بعد از جمعہ بیت اقصیٰ میں مکرم مولانا جمیل الرحمان صاحب رفیق نے جنازہ پڑھایا اور مورخہ ۹۳-۱۲-۴ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے دعا کروائی۔

آپ مکرم عبدالمجیب صاحب شاہد مربی سلسلہ پتوکی۔ ضلع قصور کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیراحمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۸ / فتح ۲/۷ ۱۳هش ۱۸ / دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں کے دن

دعااور اضطراب ایک ساتھ چلتے ہیں۔ حقیقی طور پر دعا ہوتی ہی اس وقت ہے جب اضطراب ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مضطر کی دعاسنتا ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو مشکلات میں گھراہؤاپاتا ہے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے۔ یہ اسکی اضطراری کیفیت ہوتی ہے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جس میں انسان صحیح طور پر دعا کر سکتا ہے اور جب اس کی دعا کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔

چونکہ اضطراب بڑھتا بھی ہے اور کم بھی ہو جاتا ہے اس لئے دعا کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی معمولی طور پر دعا کی جاتی ہے اور کبھی بڑے زور و شور سے۔ دل کی گہرائیوں سے دعا کی جاتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ خدا کے سامنے گڑگڑایا جاتا ہے اور حصولِ مقصد کی درخواست کی جاتی ہے۔ دعا کے کم یا زیادہ ہونے کا تعلق حالات سے بھی ہے اور مواقع سے بھی۔ بعض حالات انسان کو پریشان کر دیتے ہیں تو دعامیں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ خشوع خضوع پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ دعا کرنے کو جی چاہتا ہے دل خود بخود دعا کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور دعامیں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہر سال دسمبر کے آخری ایام ایسا ہی موقعہ ہیں یہ وہ وقت ہے جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ نے احباب کو مرکز میں آکر دعاؤں میں لگ جانے کا ارشاد فرمایا۔ اس موقعہ پر باقی امور کے علاوہ دعا کا خاص طور پر ذکر ہے۔ دعائیں کریں اور مل جل کر دعائیں کریں۔ اپنے لئے۔ دین حق کی سربلندی کے لئے۔ اپنوں کے لئے۔ غیروں کے لئے۔ زندوں کے لئے اور وفات یافتہ کے لئے۔

دسمبر کے آخری دن قریب آرہے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر دعائیں کریں۔ مرکز میں آکر کر سکیں تو بہت ہی اچھا ہے اپنے اپنے گھروں پر رہ کر بھی دعائیں کریں۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کے مطابق سب کے لئے دعائیں کریں۔

دسمبر کا آخیر آنے لگا ہے
دعاؤں کے دن ہیں دعاؤں کی راتیں
خداوندِ کون و مکاں سُن رہا ہے
اسی سے کریں صبح و شام اپنی باتیں

ابوالاقبال

○

سدا جو دیکھتے رہتے ہیں شہ نشینوں کو
ملے ہیں سانپ ہی بس اُن کی آستینوں کو

وہ جن کی آنکھ میں جُگنو چمکتے رہتے ہیں
نگاہ اُن کی نہیں ڈھونڈتی خزینوں کو

زمیں پہ گرتے مکانوں نے یہ دُعا کی ہے
کوئی گزند نہ پہنچے کہیں مکینوں کو

کسی کو دامنِ دل میں جگہ نہیں دیتیں
خدا کا حکم نہ جب تک ملے زمینوں کو!

گرانقدر ہیں کبھی اور کبھی یہ کم مائیہ
کبھی سجایا نہ ماتھے پہ ان نگینوں کو

اگر یہ ٹوٹ گئے • کرچیاں چُبھیں گی بہت
بہت سنبھال کے رکھتی ہوں آبگینوں کو

پکار اُن کی پہنچتی ہے آسمانوں تک!
زمیں پہ جُھکنے کی عادت ہو جن جبینوں کو

اصولِ ضبطِ محبت بھی مُجھ کو بھول گئے
نظر لگی ہے محبت بھرے قرینوں کو

ہے ناخدا کا بھروسہ خدا کی عظمت پر
نکال لائیں گے گرداب سے سفینوں کو!

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

تقویٰ اختیار کرنا چاہئے

میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے رزق کے لئے، تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو۔ تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اس سے ملتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

انقلاب حقیقی

بابل کی حکومت کا جو بیان تورات میں آتا ہے اس سے بھی قرآنی بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ بائبل میں آتا ہے "اور انہوں نے کہا آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناویں۔ اور ایک برج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جائیں اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اترا اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے۔ اب وے یہ کرنے لگے سو وے جس کام کا ارادہ رکھیں گے اس سے نہ رک سکیں گے۔ آؤ ہم اتریں اور ان کی بولی میں اختلاف ڈالیں تا کہ وے ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں (پیدائش باب ۱۱ آیت ۴ تا ۷)" اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ یہودی تاریخ کے مطابق بھی بابلی لوگوں کا بڑا کمال عمارات بنانے میں تھا کیونکہ تورات کے اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ دنیا میں زبانوں کے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کسی وقت بابل کے لوگوں نے ایک بلند عمارت بنانی شروع کی تھی تاکہ وہ ان کے لئے ایک نشان قرار پائے اور اس کی وجہ سے وہ پراگندگی سے بچ جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ پراگندگی چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے ان کو اس ارادہ سے باز رکھنے کے لئے ان کی زبانوں میں فرق ڈال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس قوم میں سے اتحاد مٹ گیا۔ اور ان کی طاقت ٹوٹ گئی اور وہ اس عمارت کے بنانے میں ناکام رہے۔

جو وجہ اس حوالہ میں دی گئی ہے وہ تو محض ایک کہانی ہے۔ لیکن اس سے یہ تاریخی صداقت ضرور معلوم ہو جاتی ہے کہ اہل بابل اونچی عمارتیں بنانے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اور ایسی بلند عمارتیں بناتے تھے جن کو دیکھ کر شبہ ہوتا تھا کہ گویا وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔

قرآن کریم میں بھی فرعون کی نسبت اس حوالہ کے مشابہ ایک بات بیان کی گئی ہے لیکن اس فرق کے ساتھ کہ بائبل میں تو خدا تعالیٰ کی طرف اس بیہودہ خیال کو منسوب کیا گیا ہے کہ کہیں انسان بلند عمارت بنا کر الوہیت کے مقام کو حاصل نہ کر لے۔ اور قرآن کریم نے اس لغو خیال کو فرعون کی طرف منسوب کیا ہے جس کی صداقت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرعون کی نسبت فرماتا ہے کہ اس نے ہامان سے کہا (-) (قصص ع ۴) یعنی فرعون کے سامنے جب حضرت موسیٰؑ نے اپنا دعویٰ پیش کیا تو فرعون نے اسے سن کر اپنے انجنیئر ہامان کو بلایا اور اسے حکم دیا تھا کہ پتھیروں کو لگا دو اور ایسا اونچا محل بناؤ اور ایسی ایسی دوربینیں اور رصدگاہیں تیار کرو کہ ہم آسمان کے راز کھول کر رکھ دیں موسیٰ کے خدا کا سراغ نکال لیں۔

اسی طرح آتا ہے (-) کہ فرعون نے اپنے انجنیئر ہامان سے کہا کہ ہمارے لئے ایک قلعہ بناؤ مگر وہ اتنا اونچا ہو کہ اس پر چڑھ کر ہم آسمان کے راز معلوم کر سکیں اور موسیٰ کے خدا کا پتہ لگا لیں۔ یہ مطلب نہیں کہ آسمان پر پہنچ جائیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنا بلند ہو کہ وہاں سے آسمان کا نظارہ آسانی سے ہو سکے۔ وہاں ہم بڑی بھاری دوربینیں لگائیں گے اور موسیٰؑ کے معبود کو دیکھیں گے۔ اور آخر میں کہا میں تو اسے بالکل جھوٹا سمجھتا ہوں۔ یعنی کوئی یہ نہ خیال کرے کہ مجھے شبہ ہے کہ شائد جس خدا کا موسیٰ ذکر کرتا ہے وہ صحیح ہے تبھی تو میں ایک اونچا محل اس کی تلاش کے لئے بنانا چاہتا ہوں۔ میرے اس حکم کی غرض شبہ نہیں بلکہ میری غرض موسیٰ کو جھوٹا ثابت کر کے دکھانا ہے۔

اس طرح عاد کے متعلق ایک اور آیت میں بھی ذکر آتا ہے۔ کہ وہ بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنایا کرتے تھے۔ اور وہ یہ ہے (-) فرماتا ہے۔ عاد قوم سے مخاطب ہو کر ہم نے کہا تھا کہ تم لوگ ہر پہاڑی پر شاندار عمارتیں بناتے ہو۔ اور بڑی بڑی فیکٹریاں اور کیمسٹری کے مرکز تیار کرتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ تم ہمیشہ قائم رہو گے۔ جیسے یورپ کے لوگ آج کل یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کی تہذیب ہمیشہ قائم رہے گی۔ (صنع سے مراد فیکٹریاں اور کیمیکل ورکس ہیں) پھر فرمایا جب تم کسی ملک پر غلبہ پاتے ہو تو تم اس جگہ کی تہذیب کو بالکل تباہ کر دیتے ہو اور ان کی تہذیب اور تمدن کی جگہ اپنی تہذیب اور تمدن قائم کرتے ہو (جبار کے معنی ہیں دوسرے کو نیچا کر کے اپنے آپ کو اونچا کرنے والا اور ایک مطلب یہ ہے کہ دوسری اقوام کے تمدن اور تہذیب کو تباہ کر کے اپنے تمدن اور تہذیب کو دنیا میں قائم کرتے جب تم پکڑتے ہو تو سختی سے پکڑتے ہو) سے یہ استنباط بھی ہو سکتا ہے کہ آلات جنگ کی ایجاد کا کمال انہی کے زمانے میں ہوا چنانچہ جس رنگ میں انہوں نے پہاڑوں میں عمارتیں بنائی ہیں ان سے بعض مورخین نے نتیجہ نکالا ہے کہ اسی قوم نے بارود اور ڈائنامیٹ ایجاد کر لیا تھا۔ ان معنوں کی رو سے آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ تم ایسے ایسے سامان جنگ ایجاد کرتے ہو جو نہایت ہی مہلک ہیں اور تم ان کے ذریعے سے باقی اقوام کو تباہ کر کے اپنی تہذیب اور اپنا تمدن قائم کرنا چاہتے ہو۔

مغربی تہذیب کا فلسفہ موجودہ مغربی تہذیب کی بنیاد بھی ایک فلسفہ پر ہے اور وہ فلسفہ مادیت کا فلسفہ ہے جس کی بنیاد مشاہدہ اور تجربہ پر ہے اسی فلسفہ کی وجہ سے مغربی تہذیب نے قومیت کا شدید احساس پیدا کر لیا ہے۔

خالص قربانی انسان تبھی کر سکتا ہے جب وہ سمجھتا ہو کہ اس دنیا کے علاوہ بھی کوئی اور دنیا ہے۔ اور اگر میں نے دوسروں کے لئے قربانی کی تو گو میں اس دنیا کا نفع حاصل نہ کروں گا مگر مجھے روحانی فائدہ پہنچے گا۔ لیکن جس کو یقین ہو جو کچھ ہے یہی دنیا ہے وہ کہتا ہے کہ جو کچھ ملے مجھے ہی ملے کسی دوسرے کو نہ ملے۔

پس انتہائی نیشنلزم مادیت کا نتیجہ ہے۔۔ اور پھر اس کا نتیجہ یہ بھی ہے کہ تعیش پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کے آرام کے سامانوں۔ کھانے پینے اور پہننے کے سامانوں میں زیادتی کی خواہش بھی مادیت سے ہی پیدا ہوتی ہے کیونکہ انسان یہ سمجھتا ہے جو کچھ میں نے حاصل کرنا ہے اسی دنیا میں حاصل کرنا ہے پس جو مزا اڑایا جا سکتا ہے اڑا لو۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی تہذیب نے تعیش کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔

رومن اور مغربی تہذیب میں فرق:۔ رومن تہذیب اور مغربی تہذیب میں یہ فرق ہے کہ رومیوں میں قانون کی حکومت تھی اور اسی وجہ سے ان کا فلسفہ کلیات سے جزئیات کی طرف رجوع کرتا تھا چنانچہ رومی تہذیب اور فلسفہ میں میں یونانی تہذیب اور فلسفہ کو شامل سمجھتا ہوں۔ فلسفہ کی تمام شاخیں اسی اصول کے تابع ہیں۔ ان کی طب کو دیکھو۔ جس کی بنیاد کلیات پر رکھی گئی ہے اور پھر اس سے جزئیات اخذ کی گئی ہیں ان کے فلسفہ الٰہیات کا بھی یہی حال ہے پہلے کلیات تجویز کر کے ان سے جزئیات کو اخذ کیا گیا ہے۔ سیاست کا بھی یہی حال ہے کہ کچھ کلیات تجویز کر کے ان سے جزئیات کو اخذ کیا گیا ہے۔ لیکن موجودہ مغربی تہذیب کی بنیاد چونکہ مادیت پر ہے یعنی جزئیات کے تجربہ اور مشاہدہ پر۔ ان کے ہاں سب زور جزئیات پر ہے۔ کلیات کو تو یہ لوگ جزئیات سے اخذ کرتے ہیں یا پھر کلیات کے وجود ہی کو لغو اور فضول قرار دے دیتے ہیں۔ ایک یونانی طبیب ہر بیماری کو چاروں خلطوں میں محصور قرار دے کر کلیات طب سے مرض کی تشخیص اور علاج کرتا ہے مگر ایک طب جدید کا ماہر ہر مرض کی مخصوص علامات کا پتہ لگا کر انہی مخصوص علامات کے مطابق اس کا علاج کرتا ہے اور قطعاً اس کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ تمام امراض کو کسی خاص سلسلہ کی کڑی قرار دے۔

جہاں تک معلومہ تاریخ کا تعلق ہے دنیوی تحریکوں میں سے یہی پانچ تحریکیں دنیا میں نظر آتی ہیں۔ اور تمام دنیا کی حکومتوں اور علوم اور تہذیبوں پر ان کا اثر معلوم ہوتا ہے باقی سب حکومتیں اور فلسفے ان کے تابع نظر آتے ہیں۔ انہیں اگر ان سے اختلاف ہے تو جزوی ہے۔ بعض فلسفے ان فلسفوں سے جدا ہو کر بظاہر ایک نئی صورت اختیار کر گئے ہیں اور بعض بہت تھوڑے تغیر سے انہی فلسفوں کے ترجمان بن گئے ہیں۔

تلقین عمل

تربیت کے بارے میں حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:۔

تربیت کا اصل طریق تو یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اس سے عورتوں کو پوری طرح آگاہ کر دیا جائے۔ اس غرض کے لئے سب سے پہلے عورتوں کو قرآن شریف پڑھنا چاہئے میں نے دیکھا ہے کہ جتنی تربیت علم سے ہوتی ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے کئی باتیں جو علم نہ ہونے کی صورت میں بڑی جدوجہد کے بعد بھی پیدا نہیں ہوتیں۔ یا اگر ہوتی ہیں تو بڑی مشکل سے' نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں پس میرے نزدیک عورتوں کی تربیت میں جو چیز سب سے زیادہ ممد ہو سکتی ہے وہ علم ہے۔ اس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں چنانچہ پہلی بات تو یہ ہے کہ علم خود اپنی ذات میں انسان کی تربیت کرنے والی چیز ہے علم ہی خیالات کے پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ کون سی چیز اچھی ہے اور کون سی بری دوسرے جب انسان کو لکھنا پڑھنا آجاتا ہے تو پھر اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو تو اسے ایسی کتابیں پڑھنے کی توفیق مل جاتی ہے جس میں وہ باتیں

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیٹھ محمد اعظم

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین کا تعلق بمبئی (انڈیا) کے تاجر آغا خانی اثنا عشری شیعہ فرقے سے تھا۔ ان کے والد محترم اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے خیال سے سکندر آباد میں جو حیدر آباد دکن کی سلطنت آصفیہ کے دارالحکومت حیدر آباد ہی کا حصہ ہے۔ آکر آباد ہو گئے۔ اور اپنے کاروبار کا آغاز کیا لیکن کامیابی نہ ہو سکی آخر کار ایک کثیر قرضہ اپنے ورثاء کے لئے چھوڑ کر انتقال فرما گئے۔

اپنے والد محترم کی وفات کے وقت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی عمر ۱۷۔۱۸ سال تھی۔ تین اور بھائی کم عمر اور زیر تعلیم تھے خاندان کی پرورش کی ساری ذمہ داری اور قرض خواہوں کے مطالبات کو پورا کرنا' ان سب امور کا بوجھ ان کے نوجوان اور ناتجربہ کار کمزور کندھوں پر آن پڑا۔ ابتلا اور آزمائش کا یہ دور خاصا طویل ہو گیا۔ اور کئی سال اس میں بیت گئے۔ اس بے بسی اور بے کسی کے عالم میں انہوں نے اپنے مولا کریم کے حضور کمال انکساری اور انتہائی عاجزی سے رجوع کیا۔ اور یہ دعا کی کہ اے خدایا! اگر مجھے قرضوں سے نجات مل جائے تو وہ زندگی بھر اپنی آمدنی کا ایک تہائی (۱/۳) حصہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اس کے مجبور اور تباہ حال بندوں کی خدمت پر خرچ کیا کریں گے۔ خدا معلوم ان کی دعا میں کس قدر سوز تھا کہ باب استجابت ان کے لئے فوراً وا ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کی بارش مسلسل ہونے لگی۔ اور چند سالوں میں ان کا سارا قرضہ ادا ہو گیا۔ کاروبار دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگا اور حضرت سیٹھ صاحب کی بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۹۱۵ء تک ان کا شمار مملکت آصفیہ حیدر آباد کے سربرآوردہ اور متمول تاجروں میں ہونے لگا۔ ان کا اور ان کے بھائیوں کا مشترکہ کاروبار برف اور مشروب کی ایک عظیم فیکٹری تھی۔ بعد کے برسوں میں سیمنٹ اور کوئلے کی ایجنسیاں ان کو مل گئیں۔ گورنمنٹ کنٹریکٹ کا وسیع کاروبار بھی شروع کیا۔ دوسری جنگ عظیم میں حکومت ہند کا آرڈیننس کا لاکھوں روپیہ کا کام ان کی فرم نے انجام دیا۔ اور جنگ ہی زمانہ میں نہایت وسیع پیمانہ پر صنعتی کمپلیکس قائم کیا جس میں لوہے اور سٹیل کے سامان۔ کیمیاوی کھاد۔ اسٹارچ اور ابسٹوس کی عظیم فیکٹری قائم کی۔ ان صنعتی اداروں کا ادا شدہ مجموعی سرمایہ دو کروڑ روپیہ سے زائد تھا۔ جس میں ۵۱ فیصد سرمایہ حکومت نظام حیدر آباد کا اور بقیہ ۴۹ فیصد حضرت سیٹھ صاحب کی فرم اور عوام کا تھا۔ اور ان سب فرموں کی مینیجنگ ایجنسی بھی حضرت سیٹھ صاحب کی فرم کے پاس تھی۔ اس مشترکہ کاروبار کے علاوہ حضرت سیٹھ صاحب کا ایک ذاتی کارخانہ (اسٹار بون مل) تھا۔ سقوط حیدر آباد جو ۱۹۴۸ء میں ہوا اس وقت مملکت حیدر آباد کے دو سب سے عظیم صنعتی اور تجارتی اداروں میں سے ایک حضرت سیٹھ صاحب اور ان کے خاندان کا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت سیٹھ صاحب کی مضطربانہ دعاؤں کے نتیجہ میں جب اللہ تعالیٰ کے افضال بارش کی طرح برسنے لگے تو حضرت سیٹھ صاحب کی سعید فطرت دین کی طرف مائل اور رجوع ہوئی۔ ان کے آبائی مسلک اور طریقت (آغا خانی اثنا عشری) میں دعا کو کوئی خاص مقام حاصل نہ تھا۔ اور ساری کامیابیوں اور فتح مندیوں کو اپنے فرقہ کے امام کی ذات سے عقیدہ سے وابستہ کیا جاتا ہے۔ یہ بات ان کی طبیعت پر گراں گزرنے لگی اور وہ اپنے مسلک سے آہستہ آہستہ دور ہونے لگے اور اہل حدیث فرقہ کی طرف مائل ہونے لگے۔ اسی زمانہ میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان' نظام حیدر آباد کی پھوپھی لیڈی وقار الامراء کے ایک مقدمہ میں حضرت سید محمد صاحب رضوی (جو رفقاء میں شامل تھے اور لیڈی موصوفہ کے داماد تھے) کی طرف سے پیروی کے لئے ۱۹۱۴ء میں حیدر آباد گئے۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری تیس بتیس سال سوائے چند سال کے وقفہ کے وہیں گزارے اور وہیں فوت ہوئے۔ حضرت عرفانی صاحب کی رہائش سکندر آباد میں تھی اور انہوں نے حضرت سیٹھ صاحب کے دینی شغف کا ذکر بھی کسی سے سنا ہوا تھا۔ ایک دن انہوں نے حضرت سیٹھ صاحب سے ملاقات کی اور حضرت بانی سلسلہ کی مایہ ناز تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" مطالعہ کے لئے انہیں دی۔ یہ پہلا تعارف تھا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں حضرت سیٹھ صاحب کو ہوا۔ اس کے بعد مولوی سید بشارت احمد صاحب (جو اس زمانہ میں جماعت حیدر آباد کے سیکرٹری تھے اور بعد میں امیر بنے) نے حضرت سیٹھ صاحب سے مراسم پیدا کئے۔ اور الہ دین بلڈنگ میں حضرت حافظ روشن علی صاحب کے درس کا اہتمام کیا۔ جو اتفاق سے ان دنوں حیدر آباد میں مقیم تھے حضرت حافظ صاحب کی قادیان واپسی کے بعد بھی ملاقاتوں اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ التزام کے ساتھ جاری رہا جو بالآخر حضرت سیٹھ صاحب کی قبولیت احمدیت پر منتج ہوا۔

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین نے ماہ اپریل ۱۹۱۵ء میں حضرت میر محمد سعید صاحب ممبر مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان اور امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے ہاتھ پر اپنے ماموں سیٹھ ابراہیم بھائی الہ دین کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی۔ حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب کو ایسی بیعت لینے کی اجازت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے حاصل تھی۔ بیعت جمعہ کے بعد ہوئی تھی اس موقع پر حضرت سیٹھ صاحب اپنے تینوں چھوٹے بھائیوں کے ساتھ آئے تھے۔ اگرچہ اس وقت میری عمر ۷۔۸ سال تھی اور آج (یہ تحریر ۱۹۷۲ء میں لکھی گئی۔ ناقل) اس پر پچاس سال سے زائد کا عرصہ گذرتا ہے لیکن یہ تاریخی واقعہ اپنی پوری تفاصیل کے ساتھ آج بھی میرے دماغ میں تازہ ہے۔ اس مبارک تقریب میں' جو ان کی بعد کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب کا باعث بنی۔ حضرت سیٹھ صاحب سفید لباس میں ملبوس تھے۔ سر پر زریں پگڑی تھی جو آغا خانی شادی بیاہ اور خاص تقاریب میں سر پر پہنتے تھے۔ اس وقت کا روحانی ماحول اور اس میں ان کی پرکشش شخصیت ان کے پرنور اور سرخ و سپید چہرہ نے مجھ جیسے کم عمر پر اس وقت جو اثر چھوڑا تھا۔ وہ جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا اور میری عمر علم اور شعور و آگہی سے معمور ہوتی گئی' اس کے ساتھ ساتھ وہ گہرا اثر ہوتا گیا۔ اور میں نے محسوس کیا جس طرح حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف بہت دیر سے میدان صدق و صفاء میں آئے تھے لیکن بہت سرعت کے ساتھ سلوک اور ارادت کی منزلیں طے کرتے ہوئے دوسروں سے بہت آگے نکل گئے۔ یہی حال حضرت سیٹھ صاحب کا ہوا تھا۔

پہلی جنگ عظیم ۱۴۔۱۹۱۹ء کے اختتام پر جب سفر کی سہولتیں بحال ہو گئیں تو حضرت سیٹھ صاحب اپنی بیگم صاحبہ اور بڑی صاحبزادی کے ساتھ دیار حرم گئے اور اپنا کاروبار اپنے منجھلے بھائی احمد بھائی الہ دین (جو بعد میں حکومت ہند کی طرف سے خان بہادر اور نظام حیدر آباد کی طرف سے نواب احمد نواز جنگ بہادر کے خطاب سے نوازے گئے) کے سپرد کر گئے۔ مشترکہ کاروبار کا یہ انصرام حضرت سیٹھ صاحب کی واپسی کے بعد بھی سیٹھ احمد الہ دین صاحب کے سپرد رہا۔ البتہ حضرت سیٹھ صاحب اپنے ذاتی کاروبار (اسٹار بون مل) کو اپنے داماد سیٹھ فاضل بھائی کے حوالہ کیا اور اس کی عمومی نگرانی خود کیا کرتے تھے۔

بیعت سلسلہ کے بعد حضرت سیٹھ صاحب کی کاروبار سے دلچسپی خاصی کم ہو گئی تھی۔ دیار حرم سے واپسی کے بعد تو یہ دلچسپی اور بھی کم ہو گئی اور آپ اپنا پورا وقت اور اپنی ساری صلاحیتیں اشاعت لٹریچر کے ذریعہ خدمت دین اور دعوت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کر دی تھیں۔ یہ دعوت ان کے قلب کی گہرائیوں سے اٹھی تھی۔ جس کے متحرک خون کا ہر قطرہ عزیمت کی حرارت سے سوزاں و تپاں تھا۔ دن رات ایک ہی لگن اور ایک ہی تڑپ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور حق کا پیغام اکناف عالم میں پہنچ جائے۔

حضرت سیٹھ صاحب جماعت کے لازمی چندے پائی پائی کا حساب کر کے اونچی شرح سے ادا کیا کرتے تھے اور دوسرے طوعی چندوں میں بھی ان کا حصہ نمایاں ہوا کرتا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنے خطبات میں اس کا ذکر فرما چکے ہیں۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ایک وقت انہوں نے جو اکٹھی رقم چندہ میں ادا کی تھی اس وقت تک کسی فرد جماعت کی طرف سے ادا کردہ رقم سے کہیں زائد تھی۔

حضرت سیٹھ صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں یہ بات عرض کر رکھی تھی کہ جب بھی حضور کوئی چندہ کی تحریک فرماویں تو اس میں ان کی طرف سے خود وعدہ درج کر لیا کریں چنانچہ حضور ایسا ہی کیا کرتے اور حضرت سیٹھ صاحب اس وعدہ میں اضافہ کر کے مرکز سلسلہ بھجوا دیا کرتے تھے۔

مالی خدمت کا یہ سلسلہ جو ان کی تاریخ بیعت (۱۹۱۵ء) سے شروع ہوا تھا وہ ۱۹۵۲ء میں جب کہ حضرت سیٹھ صاحب کا کاروبار ان حالات کی وجہ سے جن کا تذکرہ آگے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید سجاد احمد

اعداد کی ماہیت

اعداد' ہندسے اور NUMBERS کا سکہ ہر جگہ چلتا ہے۔ دنیا میں حساب کتاب کے لئے اعداد سے کام لیا جاتا ہے۔ لین دین کاروبار میں بھی اعداد بنیادی حیثیت رکھتے ہیں آیئے دیکھیں اعداد کی ماہیت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے۔ "اور اس نے گن رکھا ہے ہر شے کو عددوں میں" یہاں عدد سے مراد ہندسے نہیں بلکہ گننا مصدر مراد ہے جو حاصل مصدر گنتی کے معنی بھی دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسمائے حسنیٰ میں سے ایک صفت "المحصی" (گننے والا) بھی ہے۔

.اسلامی انسائیکلوپیڈیا حصہ دوم صفحہ ۶۵۵ از منشی محبوب عالم میں لفظ "محصی" کے تحت لکھا ہے "ہر چیز کو احاطہ علم میں کرنے والا۔ خدا کا نام ہے۔ احصاء کہتے ہیں شمار کرنے بطریق استقصا کسی چیز کو جاننے کے۔ خدا محصی مطلق ہے۔ کہ اشیاء کے حقائق و دقائق کو جانتا ہے اور ذرات عالم کو اس کا علم محیط ہے بعینہٖ تو یہ لفظ کلام الٰہی میں موجود نہیں مگر اس کا مشتق موجود ہے...... یعنی اللہ نے تمام چیزوں کی گنتی تک اپنی نظر میں کر رکھی ہے"۔

متصف .صفات اللہ ہونے کے لحاظ سے انسان کو بھی اس صفت سے حصہ ملا ہے۔ دین و دنیا کے کاروبار و مشاغل میں اعداد کی حیثیت مسلم ہے اور اعداد یعنی گنتی کے بغیر انسان ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی تین صفات الاحد۔ الواحد۔ اور الاول ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "تو کہہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے" اور "وہی اول ہے اور وہی آخر"۔ پھر فرمایا۔ "اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ کامل طور پر یکتا اور ہر ایک چیز پر قادر ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی صفات الاول اور الواحد کا تصور آتے ہیں دو تین چار پانچ الی الآخر کے اعداد خود بخود ذہن میں مستحضر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ گویا انسان سے گنتی اور اعداد سے شناسائی ابتدائے آفرینش سے چلی آرہی ہے اور یہ علم بھی اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو سکھایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا "آدم کو تمام اسماء کا علم دیا گیا اور یہ کہ "تا کہ سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔ اور ہم نے ہر چیز کو خوب کھول کھول کر بیان کیا ہے"۔ پھر فرمایا "یقیناً مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہی ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے اس دن سے کہ آسمانوں اور زمین کو اس نے پیدا کیا"۔

اہل تاریخ نے ہر ایک زبان کے ہندسوں کے وضع ہونے کی تاریخ مختلف لکھی ہے لیکن کسی نے بھی ہندسوں کی قدامت کو حروف کے ساتھ مساوی تسلیم نہیں کیا بلکہ ہندسوں یا اعداد کی ایجاد کو حروف کے بعد مانا ہے اور ہر ایک زبان میں ہندسوں یا اعداد کا کسی نہ کسی کو واضع تسلیم کیا ہے۔ اور یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ حروف سے قبل ہندسوں کا وجود نہ تھا اس سے یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر ایک زبان میں ہندسوں یا اعداد کا کام ان کی ایجاد سے قبل حروف ہی سے لیا جاتا تھا اور حسابی امور میں حروف ہی اعداد کا مقصد پورا کرتے تھے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ابتداء میں اہل عرب حسابی مقاصد حروف سے پورے کرتے تھے اور تمام حساب کتاب حروف میں بقاعدہ جمل رکھا جاتا تھا حتیٰ کہ اوراق کتب پر نمبر شمار بھی حروف ہی میں درج کئے جاتے تھے۔

سنسکرت والے علم الاعداد کو حروف سے مقدم مانتے ہیں ان کا خیال ہے کہ دنیا میں حروف سے اس قدر حاجتیں پوری نہیں ہوتیں جس قدر قاعدہ ترقیم سے ہوتی ہیں اور ان کے ہاں اعلیٰ علوم کی اکثر کتابیں قاعدہ ترقیم میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن آج کل اس کا رواج نہیں رہا کیونکہ قاعدہ ترقیم سے لکھی گئی کتابوں میں نقل نویسی اور ایک سے دوسرے ہاتھ میں جانے کی وجہ سے غلطیوں کا طومار لگ گیا اور اس طرح اعداد اور ہندسوں کی شکل کچھ سے کچھ ہو گئی۔ چونکہ قاعدہ ترقیم میں بہت سے قواعد واصول قائم رکھنے پڑتے ہیں اور عام طور پر اس علم کو جاننے والے بخل سے کام لیتے رہے اس لئے اس قبیل کی بہت سی کتب لاینحل قرار دے دی گئیں اب یہ صرف دیکھنے کو رہ گئی ہیں ان سے استفادہ ممکن نہیں کیونکہ اکثر تحریروں کے آغاز میں کاتب نے قواعد ترقیم کا اشارہ نہیں دیا نہ ہی کوئی کلید دی ہے اس لئے ایسی تحریروں کو پڑھنا یا انہیں حل کرنا ممکن نہیں۔

بعض اہل تاریخ کہتے ہیں کہ جب عربوں نے حسابی ہندسے ایجاد کئے تو اعداد کی مختصر شکل سے ان کی تسکین نہ ہوئی اس لئے کہ اکثر ہندسوں کی شکل سہل التغییر ہے (خصوصاً صفر اور ایک یا بعض اور ہندسے جنہیں کسی بھی بڑے یا چھوٹے ہندسے میں آسانی سے تبدیل کیا جا سکتا ہے) اس کا حل اہل عرب نے یہ نکالا کہ کاروبار تجارت کے لئے رقمی ہندسے ایجاد کئے جن کی اشکال معنی خیز اور حروف سے مرکب ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ان کا رواج رہا ہے۔ جو آج کل مفقود ہو چکا ہے۔ مثلاً

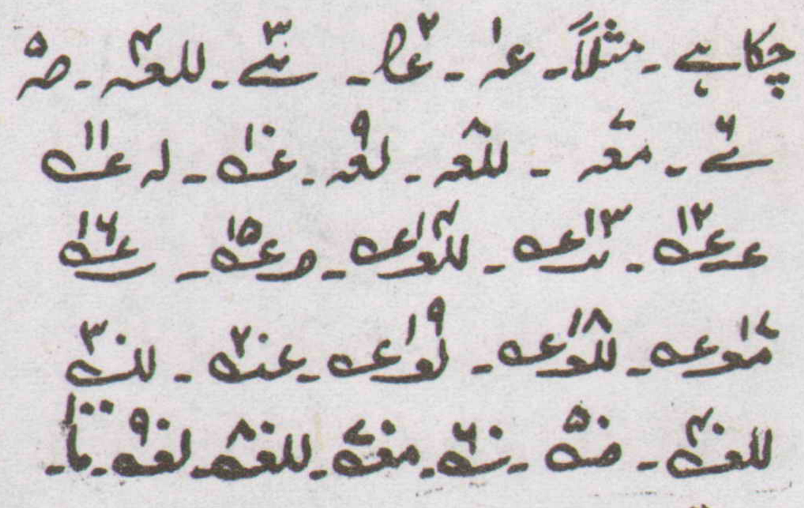

رقمی ہندسوں کی ایجاد کے بعد بھی وہ حسابی کاروبار جو معاملات کے سوا تھا حروف ہی میں قائم رہا ۴۰۰ ہجری کے بعد کی لکھی ہوئی بعض ایسی کتب اب بھی موجود ہیں جن کے صفحات کا شمار حروف سے کیا گیا ہے۔ یعنی ا سے ۱۔ ب سے ۲۔ ج سے ۳۔ د سے ۴۔ و قس علیٰ ہذا۔

عربی میں ۲۸ حروف کے لئے اعداد مقرر ہیں (ابجد ادریس کے مطابق اور ابجد آدم کے مطابق) اردو اور فارسی والوں نے بھی ۲۸ حروف کے اعداد لئے ہیں زائد الفاظ کو عربی الفاظ میں بدل دیا گیا ہے۔ (مثلاً "ٹ" کو "ت" سے۔ اور "ڑ" کو "ر" سے۔ "گ" کو "ک" سے وغیرہ)

رومیوں نے بھی حروف سے اعداد کا کام لیا ہے جو آج کل بھی رائج ہے چنانچہ

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
XV	XIV	XIII	XII	XI	X

وغیرہ ہندسے انگریزی حروف سے لئے گئے ہیں۔ اور یہ رومن ہندسے کہلاتے ہیں ان میں آئی (I) کی شکل ایک۔ وی (V) کی شکل پانچ اور ایکس (X) کی شکل دس کو ظاہر کرتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۶ میں زیر لفظ NUMERALS بڑی لمبی بحث اعداد اور ہندسوں پر کی گئی ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ جس طرح انسان نے لکھنے کی کوشش بولنے سے کافی دیر بعد کی ہے اسی طرح گنتی لکھنے کے کافی دیر بعد آئی اور گنتی کے منصہ شہود پر آنے کے کافی دیر بعد اسے ریکارڈ کرنے یا لکھنے کا عمل شروع ہوا۔ ابتدائی دور کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس دور کے لوگ کچھ تو لکھتے تھے کچھ بے ہنگم سی شکلوں سے عددوں اور ہندسوں کا کام لیتے تھے۔ لکڑی کے ٹکڑوں یا پتھر پر لکیریں لگا کر مٹی کے برتنوں پر نشان لگا کر اعداد یا گنتی کا کام لیتے تھے۔ اس دور میں ان کے پاس نہ تو کوئی معین پیمانہ تھا نہ سکہ نہ تجارت کے کوئی اصول۔ سوائے اس کے کہ مال کے بدلے مال کا ایک عام سا طریق مروج تھا۔ یہ تاریخ کے ابتدائی زمانہ کا حال ہے۔ ویسے گنتی کا اصل منبع عرب ہی ہیں۔

بہرحال حروف سے اعداد اخذ کرنے کا طریق قدیم سے رائج ہے۔ اور اعداد کا علم بھی اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو سکھایا ہے۔ جس کا قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

درج ہوتی ہیں جو تربیت کے نقطہ نگاہ سے بھی مفید ہوتی ہیں لوگ علاوہ قرآن شریف پڑھنے کے یا ان کتب کے پڑھنے کے جن میں رسول کریم ﷺ کی باتیں درج ہیں یا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی لکھی ہوئی کتب ہیں' نیک اور عالم لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے بھی فائدہ حاصل کر لیتے ہیں پھر علم سے اس بات کا بھی امتیاز ہو جاتا ہے کہ کیا کیا خرابیاں ہوتی ہیں اور ان خرابیوں کا کیسا عبرت ناک انجام ہوتا ہے گویا علم سے انسان کو برائیوں کے اسباب اور ان کے انجام سے واقفیت ہو جاتی ہے اسی طرح نیکیوں کے اسباب اور ان کے حسن انجام سے بھی انسان آگاہ ہو جاتا ہے اور اس طرح وہ کوشش کرتا ہے کہ میں بدیوں سے بچوں اور نیکی میں ترقی کروں۔ پس تربیت کا اصل طریق یہی ہے کہ عورتوں کو قرآن کریم اور حدیث کی تعلیم دی جائے۔

خدمت خلق

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

دانتوں کی حفاظت

ادھر ادھر سے نسخے حاصل کرنے کی بجائے آپ ہمیشہ مستند حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ ہر مرض کی مختلف جہات ہوتی ہیں جنہیں صرف حکیم یا ڈاکٹر ہی سمجھ سکتے ہیں۔ نہ سر درد ایک جیسے ہیں نہ سب کمر درد۔ اور نہ کوئی اور مرض (ادارہ)

دانت یقیناً قدرت کا انمول تحفہ ہیں۔ ان کی حفاظت کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ میں جو کچھ بیان کروں گا اس کا بیشتر حصہ امریکن ڈینٹل ایسو سی ایشن کا تجویز کردہ ہے۔

دانتوں کا ایک اہم مسئلہ ان کا کھایا جانا ہے۔ یعنی آہستہ آہستہ دانت کا گھس جانا۔ یہ بظاہر آہستہ عمل ہے۔ اس میں ہوتا یوں ہے کہ دانتوں پر چپچپی (gelatinlike) تہہ جم جاتی ہے۔ اس تہہ کے نیچے وہ بیکٹیریا آرام سے پرورش پاتے ہیں جو منہ میں موجود خوراک کے ذرات پر عمل کرکے تیزاب بناتے ہیں جس کی وجہ سے دانت کی اوپر والی سخت تہہ (Enamel) تباہ ہو جاتی ہے۔

چینی اور نشاستہ تو فوراً ہی تیزاب میں تبدیل ہو جاتا ہے اور یہ چند منٹوں کا ہی عمل ہے۔ خوراک جتنی دیر منہ میں رہے گی اتنا ہی زیادہ تباہ کن اثر ہوگا۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا اس شعر میں ہم "قوم" کی جگہ "فرد" لگا دیں تو یہ شعر اس شخص پر صادق آئے جو باقاعدگی سے دانت صاف نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے دانت خراب سے خراب تر ہی ہوں گے۔

اس جملہ (بلکہ جملے) معترضہ کے بعد میں دوبارہ اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔

اگر ٢٠۔ ٣٠ منٹ تک کوئی خوراک منہ میں رہے مثلاً ٹافیاں یا چاکلیٹ وغیرہ یا پھر سونے سے قبل کھائی ہوئی خوراک تو اس صورت میں تیزاب خوب خوب کام دکھاتا ہے۔ دانتوں کے گھس جانے کے علاوہ دیگر خرابیوں میں مسوڑوں کا سوج جانا اور اگر علاج نہ کیا جائے تو پس کا پڑ جانا اور بالآخر دانت گر جانا ہے۔

ان سب تکالیف سے بچنے کے لئے دانتوں کی صفائی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے ہر ایک کا اپنا برش ہونا چاہئے۔ برش کی سطح ہموار ہو۔ بال مضبوط ہوں اور بالوں والا حصہ زیادہ بڑا نہ ہو تاکہ منہ میں ہر طرف بآسانی پھیرا جاسکے۔

جب برش کریں تو اسے خشک ہونا چاہئے اگر آپ کا برش خشک نہیں ہوتا تو بہتر ہے کہ دو برش رکھیں۔

اگرچہ ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ پاؤڈر دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ حفاظت بھی کرتے ہیں لیکن ایک سستا ترین نسخہ یہ ہے کہ ٣ حصے کھانے کا سوڈا (سوڈیم بائی کاربونیٹ) اور ایک حصہ عام نمک ملا لیں۔ اور اس سے دانت صاف کریں۔

دانتوں اور مسوڑھوں کی اچھی صحت کے لئے ضروری ہے کہ کھانے کے فوراً بعد دانت صاف کئے جائیں۔ اس کے علاوہ کبھی بھی دانتوں میں خوراک وغیرہ نہیں رہنی چاہئے۔ اس سلسلے میں بچوں کو ٹافیاں کھانے کے بعد دانت صاف کرنے کی ہدایت کریں۔

بقیہ صفحہ ۴

آئے گا۔ سخت متاثر ہوا' اس وقت تک تدریجی طور پر اضافہ کے ساتھ قائم رہا۔ اور اس سارے عرصہ میں انہوں نے ٢١ لاکھ روپیہ چندہ ادا کیا۔ (میرے استفسار پر آپ نے اپنے رجسٹر سے دیکھ کر یہ عدد بتلایا تھا)۔

چندوں کے علاوہ ان کی آمدنی کا ایک قابل لحاظ حصہ بزرگوں کے نذرانے' ان کے گزارہ' یتامیٰ کی پرورش اور غریب طلباء کی امداد پر خرچ ہوا کرتا تھا۔ ہر سال وہ جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لاتے تھے اور ان کی قیام گاہ پر صبح و شام حاجت مندوں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ اور انہوں نے کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں کیا۔ ہر ایک کی اس کے حالات اور ضرورت کے مطابق مدد کرتے۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ان کی دی ہوئی ایک فہرست تھی جس کے مطابق ان کی امانت سے وظائف دیئے جاتے تھے۔ بہت سارے اصحاب کو ان کی عزت نفس کے خیال سے حیدر آباد سے براہ راست منی آرڈر اور انشورڈ رجسٹرڈ خطوط کے ذریعے رقومات کی ترسیل کی جاتی تھی۔ سکندر آباد دکن میں وہ اپنے دفتر میں صبح دو تین گھنٹے کے لئے بیٹھا کرتے تھے اس سارے وقت میں فقیروں اور حاجت مندوں کا ایک تانتا لگا رہتا تھا۔ ان میں سے کسی کو چار آنے سے کم کبھی نہیں دیا۔ اور بعض تو ان سے ایک سے زائد مرتبہ پیسے لے جایا کرتے تھے۔

ہر سال ان کے ذاتی اور مشترکہ کاروبار سے جس قدر منافع ان کے حصے میں آتا تھا۔ اس کی رقم اس رقم سے بقدر چار پانچ ہزار روپیہ زائد ہوتی تھی جو وہ راہ خدا میں خرچ کیا کرتے تھے۔ دو چار سال کے اس تواتر کے ساتھ تجربے نے ان کو یہ عرفان عطا کیا کہ وہ جس قدر بھی راہ خدا میں خرچ کریں گے ان کا خدا ان کو اس سے کچھ زائد ہی دے گا۔ اس عرفان کے بعد ان کا حوصلہ بڑھ گیا۔ اور انہوں نے بے غل و غش اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا۔

جس شخص کی داد و دہش کا یہ حال تھا اس نے اپنے ذاتی خرچ کو کبھی ایک ہزار روپے سے زائد نہیں ہونے دیا۔ اور یہی سمجھا کہ ان کی آمدنی میں ان کا اور ان کے خاندان کا اتنا ہی حصہ ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کے ایک نہایت قریبی عزیز نے اپنی واقعی ضرورت کی بناء پر ایک دفعہ ٥-٦ ہزار کی سیکنڈ ہینڈ موٹر کار خرید دینے کی ان سے خواہش کی تو حضرت سیٹھ صاحب نے محبت کے ساتھ ان کو کہا کہ ان کی آمد میں ان کا جو حصہ ہے اس سے پانچ چھ ہزار کی موٹر کار خرید کر دینے کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔

حضرت سیٹھ صاحب کی وفات کے وقت سوائے اس سرمایہ کے جو کاروبار میں لگا ہوا تھا' نہ کوئی جمع شدہ رقم تھی نہ بنک بیلنس۔ اور جو سرمایہ کاروبار میں لگا تھا وہ ان کی زندگی میں ہی ختم ہو گیا تھا۔ ان کے پاس سوائے اس آبائی مکان کے جس میں وہ فروکش تھے کوئی دوسری غیر منقولہ جائیداد نہ تھی۔ ١٩٣٥ء میں تحریک جدید کا ایک مطالبہ یہ تھا کہ امراء قادیان میں مکان بنائیں تو اس کے ماتحت آپ نے قادیان میں دو مکان بنائے۔ تقسیم ملک سے پہلے ان میں لوگ مفت رہا کرتے تھے۔

حضرت سیٹھ صاحب کی وفات ١٩٦٢ء میں دکن میں ہوئی۔ بالعموم لوگوں کی یادداشت مختصر ہوتی ہے اور ایک پوری نسل کو تو ان کی ذات والاصفات کا علم کم ہی ہوگا۔ اس لئے یہ واقعات خاکسار لکھ رہا ہے تاکہ آنے والی نسلیں احمدیت کے ایک زبردست فدائی خادم کے حالات جان کر ان کے ایصال ثواب اور بلندی درجات کے لئے دعا کر سکیں۔ مولا کریم ہر آن حضرت سیٹھ صاحب کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ٢٩٣٢٩

I Mrs. Jaetun wife of Emon Ahmadi

پیشہ خانہ داری عمر ٣٥ سال بیعت ١٩٧٢ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩٢-١١-١٢ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1. Gold ornments 6/5 gramms valuing RP. 175000 2. Haq mehardower1000000

اس وقت مجھے مبلغ ٢٠٠٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs Jaetun wife of Emon Ahmadi Desa Manislor Kecamatan Jalaksana Kuningan 45554 Jabar Indonesia

گواہ شد نمبر ١

Emon Ahmadi S/O Kartaasti Indonesia

گواہ شد نمبر ٢

Rasam Criwiyata S/O Wikatama Durahim Indonesia

مسل نمبر ٢٩٣٣٠

I Mrs Sakem Wife of Karta Asti

پیشہ خانہ داری عمر ٥٨ سال بیعت ١٩٥٤ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1. Gold Ornments 6 gramms

Digitized by Khilafat Library Rabwah

valuing RP. 150000 2. Haq mehr Dower RP. 750000

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Sakem Wife of Karta Asti Desa Manislor Kecamatan Jalaksana Kuningan 45554 Jabar Indonesia

گواہ شد نمبر۱

Sanim S/o Karta Asti Indonesia

گواہ شد نمبر۲

Sarni S/O Karta Asti Indonesia

مسل نمبر ۲۹۳۳۱

I Ahmad Afandi S/O Abdul Ghofur

پیشہ کاروبار عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Ahmad Afandi S/O Abdul Ghofur Jln Atmosukarto 15 Yogyakarta Jateng Indonesia

گواہ شد نمبر۱

Rahmat Syukur Maskawan S/O Maskawan Indonesia

گواہ شد نمبر۲

Budi Prasetyo S/O Soewardi.S Indonesia

مسل نمبر ۲۹۳۳۲

I Yulius Ahmad Basyir S/O Basyir Isa

پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1. A Motor cycle valuing 1300000 2. A Radio Casette valuing 170000

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Yulius Ahmad Basyir S/O Basyir Isa Perumnas Tanah Block 54 LT. 4 No. 3 Jakarta Pusat Indonesia

گواہ شد نمبر۱

Basyiruddin Z.D S/O Zaini Dahlan Indonesia

گواہ شد نمبر۲

Manta.A Sumawijaya S/O Abdul Rahim Indonesia

مسل نمبر ۲۹۳۳۳

I Mrs. Ikah Djamil wife of Djamil Abdurachman

پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۵۹-۱-۲۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1. A house with land 168 sqr meters valuing RP. 30000000 2. Haq mehr Dower RP. 250000

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Ikah Djamil Wife of Djamil Abdurachman Jln R.E Matadinata No. 66 Tasikmalya Jabar Indonesia

گواہ شد نمبر۱

H. Encang Jarkasi H. S/O Eras. Ruchimat Indonesia

گواہ شد نمبر۲

R. Mamur S/O R. H. Idris Indonesia

مسل نمبر ۲۹۳۳۴

Djamil Abdurrachman S/O H. Abdurachman

پیشہ آرمی پنشنر عمر ۶۳ سال بیعت ۵۹-۱-۲۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1.A Rice field 3276 sqr meters valuing RP. 7050000

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Djamil Abdurachman S/O H. Abdurachman Jln R.E Matadinata No. 66-Tasikmalaya Jabar Indonesia

گواہ شد نمبر۱

H. Encang Jarkasi H. S/O Eras Ruchimat Indonesia

گواہ شد نمبر۲

R. Mamur S/O R. H. Idris Indonesia

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم مظفر احمد صاحب (آف جرمنی) ابن مکرم محمد احمد صاحب یحیٰ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ ساجدہ محمود صاحب (آف جرمنی) بنت مکرم چوہدری رشید احمد شاہین گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ ۹۳-۱۲-۸ کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے بعوض ۵۰۰۰ پانچ ہزار جرمن مارک بیت المبارک میں پڑھا۔

قارئین الفضل دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم فضل کریم صاحب قمر فیکٹری ایریا ربوہ کی بہو عزیزہ نصرت جہاں آرا ہالینڈ میں پتہ کے اندر پتھری کے باعث بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

○ مکرم رانا لطف الرحمان صاحب خالد ربوہ کی اہلیہ صاحبہ تقریباً ۴۰ روز سے بیمار ہیں۔

○ مکرمہ منیرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد احمد صاحب کا لاہور میں آنکھ کے موتیا کے اپریشن ۱۴- دسمبر کو ہوا ہے۔

○ مکرم محمد صدیق شمس امیر حلقہ بھابڑہ ضلع سرگودھا کی بیٹی سعیدہ تبسم بعارضہ سوزش معدہ و انتڑیاں تقریباً دو ہفتے سے بیمار ہے۔ اور سرگودھا میں علاج کروا رہی ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم عبدالحفیظ خان صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم وسطی کا نواسہ اور سلطان محمود خان صاحب آف بہاولپور کا پوتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محمد افضل سلیم حال جرمنی کو مورخہ ۱۱- نومبر ۹۳ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "سدرہ" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ صوبیدار محمد اشرف ربوہ کی پوتی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک خلیل الرحمان صاحب مکان نمبر ۸۸ ناصر آباد ربوہ کو ۹۳-۱۱-۲ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "حسن بن خلیل" تجویز کیا گیا ہے۔

○ مکرم طارق مجید صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب چندر کے منگولے حلقہ پوہلہ مہاراں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹- دسمبر ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب بچوں کو والدین کے لئے قرۃ العین، نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

گمشدگی رجسٹریشن بک

○ ایک موٹر سائیکل کی رجسٹریشن بک ربوہ میں کسی جگہ گر گئی ہے۔ اندازاً ایام ۲۴- نومبر سے ۴- دسمبر تک ہیں۔ موٹر سائیکل یاماہا ۱۰۰ اسی سی ہے۔

رجسٹریشن نمبر LHS - 2404

انجن نمبر 37R - 028344-K

چیسز نمبر 37R - 028344-K

جس دوست کو ملی ہو براہ کرم صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو پہنچا دیں۔

○ سہ ماہی اول میں خدام کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "دعوت الی اللہ کے طریق"۔ آخری تاریخ ۱۵- جنوری

(مہتمم تعلیم)

ہر گھر میں ڈش انٹینا پہنچانے کا
عزم
۱۲ فٹ ہیوی ڈش بہترین سٹینڈ کیساتھ
۶۰۰۰/- روپے
۱۲' مکمل ڈش انٹینا ونر سیٹ کیساتھ
۱۳۰۰۰/- روپے
۱۲' مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ
۱۰۰۰۰/- روپے
۱۰' مکمل ڈش انٹینا ونر سیٹ کیساتھ
۱۱۰۰۰/- روپے
۱۰' مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ
۸۰۰۰/- روپے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی
فون: ۳۰۸۰۶
فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۶-دسمبر- سردی کا سلسلہ جاری ہے- ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۵ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۲ درجے سنٹی گریڈ

○ ۱۲۷ ملکوں کے درمیان تجارت کے عالمی سمجھوتے GATT پر دستخط ہو گئے ہیں- یہ عالمی سمجھوتہ ۷ سال کی طویل گفتگو اور بات چیت کے بعد طے پایا ہے- اس معاہدے کو اپریل ۹۴ء میں یورپی برادری منظور کرے گی اور اس کے بعد یہ تمام ممالک انفرادی طور پر اس سمجھوتے کی منظوری دیں گے- اس طرح سے ۱۹۹۵ء کے نصف تک اس سمجھوتے پر عالمی سطح پر عمل در آمد شروع ہو جائے-

○ عالمی تجارتی سمجھوتے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس سے بہت سے ملکوں میں اشیاء پر محصولات ختم ہونگے- تاجروں' صنعت کاروں' کسانوں اور صارفوں کو فائدہ پہنچے گا- عالمی طور پر بے روزگاری دور ہوگی اور دنیا بھر کے تجارتی معاملات میں بہتری پیدا ہوگی- دنیا بھر کے تجارتی حلقوں میں اس عالمی معاہدے کا انتظار کیا جا رہا تھا- اس سے بہت سے اچھی توقعات وابستہ کی گئی ہیں-

○ دو سو کے قریب بے گھر فلسطینی جن کو اسرائیل نے گزشتہ سال جبراً جلاوطن کر دیا تھا وطن واپس آ گئے ہیں- انہوں نے دو سال کا عرصہ اسرائیل اور لبنان کی سرحد کے درمیان خیمے لگا کر کسمپرسی کے عالم میں گذارا-

○ ایک اخباری اطلاع کے مطابق محترمہ بے نظیر بھٹو کے اقتدار سنبھالنے کے ۵۶ دن کے اندر ملکی معیشت کو ایک کھرب روپے سے زائد کا فائدہ پہنچا- اقتصادی صورت حال بہت بہتر ہو گئی ہے- زر مبادلہ کے ذخائر ۲۵۰ ملین ڈالر سے بڑھ کر ۹۰۰ ملین ڈالر سے تجاوز کر گئے ہیں سٹاک مارکیٹ میں ۸۰ ارب روپے کا ریکارڈ اضافہ ہوا- بیرونی تجارت میں نقصان ایک کھرب سے کم ہو کر ۸۰ ارب رہ گیا ہے- یعنی ۲۰ ارب کا فائدہ ہوا ہے-

○ روس میں انتہائی دائیں بازو کی جماعت نے انتخابی کامیابی حاصل کر کے عالمی سیاست میں ایک زبردست ہلچل مچا دی ہے- یہ پارٹی سابق سوویت یونین کو پھر سے اکٹھا کرنا چاہتی ہے- اس کا یہ توسیعی پروگرام یورپی ممالک کو سرد جنگ کے دور میں واپس لانے پر مجبور کر سکتا ہے-

○ نوابزادہ نصراللہ خان کشمیر کمیٹی کے چیئرمین بننے پر راضی ہو گئے ہیں- حزب اختلاف کی نمائندگی شیخ رشید سردار مہتاب عباسی اور سرور خان کریں گے حکومت کی طرف سے وزیر خارجہ' وزیر امور کشمیر اور وزیر قانون اقبال حیدر شامل ہونگے-

○ جنرل آصف نواز کی بیگم اپنے شوہر کی موت کے بارے میں سرکاری اعلان سے مطمئن نہیں- وہ مزید غیر ملکی ذرائع سے تجزیہ کروانا چاہتی ہیں-

○ پیپلز پارٹی سندھ اور آزاد کشمیر نے بے نظیر کو چیئرپرسن بنانے کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے- پیپلز پارٹی سندھ کے اجلاس میں کہا گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے خود کو بھٹو کا حقیقی جانشین ثابت کیا ہے ہم مرتے دم تک ان کا ساتھ دیں گے-

○ پیپلز پارٹی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ بیگم نصرت بھٹو کو کبھی بھی تاحیات چیئرپرسن نہیں بنایا گیا- وہ پارٹی کے لئے سیاسی ماں کا درجہ رکھتی ہیں-

○ حکومت نے نجی بینکوں کے قیام کی شرائط کو مزید سخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے- پرانے بینکوں کی کارکردگی پر کڑی نظر رکھنے کے علاوہ ہر سال سٹیٹ بینک سے ان کا خصوصی آڈٹ کرایا جائے گا- یہ فیصلہ ماضی میں فنانس اور کواپریٹو اداروں کے ذریعہ عوام کے اربوں روپے ڈوبنے کے پیش نظر کیا گیا ہے-

○ بیگم نصرت بھٹو نے ایک سندھی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم بننے کے بعد اب بے نظیر بھٹو انتقام لے رہی ہے اس نے ماں اور حریت پسند بھائی کی بے عزتی کی ہے- بے نظیر بالکل بدل گئی ہے- انہوں نے کہا کہ بھٹو کی سالگرہ کے دن ۵- جنوری کو مرکزی عاملہ کے کسی رکن کو گڑھی خدابخش نہیں آنے دیا جائے گا- یہ سب نواز شریف اور ضیاء الحق کے آدمی ہیں- انہوں نے کہا کہ میں بے نظیر سے اختیارات واپس لوں گی بے شک وہ عدالت سے رجوع کرے مجھے کوئی پرواہ نہیں- جب تک وہ خود نہیں بلائے گی اس سے ملنے نہیں جاؤں گی-

○ امریکی سینیٹر لیری پریسلر نے کہا ہے کہ امریکہ کو "اسلامی بم" سے خطرہ ہے- پریسلر ترمیم کی پابندیاں برقرار رہیں گی- ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاو کے سلسلے میں کلنٹن انتظامیہ سخت قانون بنا رہی ہے- تین امریکی سینیٹروں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایٹمی پروگرام کو کشمیر سے منسلک کرنا اور بھارت کے ایٹمی پروگرام کو چین کے ساتھ منسلک کرنا ایسا عمل ہے جن کو پیش نظر رکھ کر صورت حال کا جائزہ لیا جا سکتا ہے- سینیٹر پریسلر نے کہا کہ پاکستان اور بھارت دونوں اپنی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کروائیں-

○ پنجاب میں زرعی ٹیکس کا ترمیم شدہ آرڈیننس نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے یہ ٹیکس ۴- ہزار کی بجائے ۵ ہزار سے زیادہ زرعی یونٹوں پر عائد ہو گا آبیانہ میں بھی کمی کی جائے گی-

○ منظوری کے بغیر عمارتیں تعمیر کرنے والوں سے جرمانے وصول نہیں کئے جا سکے جس کی وجہ سے مبینہ طور پر لاہور کارپوریشن کو ۲ کروڑ روپے کا نقصان اٹھانا پڑا ہے-

○ وفاقی وزیر خصوصی تعلیم و سماجی بہبود ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر تھرڈ آپشن ہمیں قبول نہیں ہے- انہوں نے کہا کہ سانحہ مشرقی پاکستان کے بارے میں حمود الرحمان رپورٹ منظر عام پر آنی چاہئے-

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں سینکڑوں افراد لاپتہ ہو چکے ہیں-

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ جونیجو لیگ متحد ہے اس میں اختلافات کی خبریں سیاسی مخالفین اٹھا رہے ہیں-

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۵۰۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- مال روڈ- لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲
۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰
۷۲۳۱۶۸۱

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہماری پیپلز پارٹی سے مکمل ورکنگ ریلیشن شپ قائم ہے- کسی معاملے پر کوئی اختلاف رائے نہیں ہے- انہوں نے کہا کہ پنجاب میں ۱۰- سال ملازمت پوری کرنے والے افسروں کو اب وفاق یا دوسرے صوبوں میں جانا ہو گا-

دِل کی امراض
دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے- ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بےضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں- اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں-
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں-
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل- ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے-
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں-
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی- مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان
فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

اب کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں
آپ کے اپنے شہر میں
زلفی کلاسیک
معیار میں اوّل
سردیوں کیلئے نئی ورائٹی کے ساتھ
• بچگانہ و مردانہ سویٹر
لوکل اور امپورٹڈ ورائٹی دستیاب ہے
ہر قسم کی ورائٹی جو آپ چاہیں • بچگانہ اور مردانہ جدید ملبوسات کا مرکز-
زلفی کلاسیک ۸- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ